اسلام میں تصویر کی حرمت و تعظیم کا حکمِ شرعی

ترتیب

مفتی اسدالرحمٰن

(فاضل جامعہ انوار العلوم ملتان)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْت وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (هود 88)

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

اس موضوع پر الفاظ ترتیب دینے کا سبب دورِ حاضر میں تعظیمِ تصاویر کا عام ہونا ہے جو کہ قرآن و احادیث کی صریح خلاف ورزی ہے۔ مزارات پر تصاویر کی بھرمار ہے کہ صاحب مزار کی تصویر قبر پر جہازی سائز میں آویزاں کر دی جاتی ہیں۔ پیران عظام کی تصاویر کا کاروبار کیا جاتا ہے کہ مریدین عقیدت کی نیت سے خریدتے ہیں جو کہ شرعا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ اسی طرح گھروں کو تصاویر سے مزین کیا جاتا ہے۔ اور بیاہ شادی پر بھی تصاویر کا رواج عام ہے۔ اسی طرح علماء کرام، مشائخ عظام، نعت خوانان او رنقیب حضرات کی تصاویر بھی ہر چوک محلے اور پولوں پر لٹکی ہوئی مل جاتی ہیں لیکن خود نمائی نے حق بات کہنے سے روک دیا ہے کہ اس سے منع نہیں کیا جاتا۔

حضور سرور عالم ﷺ نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا ہے اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے مٹانے کا حکم دیا، احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔ یہ رسالہ فتاوٰی رضویہ سے ماخوذ ہے۔

حدیث نمبر 1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

کل مصور فی النار یجعل اللہ له بکل صورة صوره نفسا فتعذبه فی جهنم۔

ہر مصور جہنم میں ہے اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک مخلوق پیدا کرے گا کہ وہ جہنم میں اسے عذاب کرے گی۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب اللباس باب التصاویر)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)

(مسند احمد بن حنبل، از مسند عبداللہ بن عباس)

حدیث نمبر 2

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیمة المصورون۔

بیشک نہایت سخت عذاب روز قیامت تصویر بنانے والوں پر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس باب التصاویر)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)

حدیث نمبر 3

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہےت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

قال اللہ و من اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون جو میرے بنائے ہوئے کی طرح بنانے چلے بھلا کوئی چیونٹی یا گیہوں یا جو کا دانہ تو بنا دیں۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب التصاویر)

حدیث نمبر 4

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔

بیشک یہ جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہ صورتیں جو تم نے بنائی تھیں ان میں جان ڈالو۔

(صحیح البخاری،کتاب اللباس،باب عذاب المصورین یوم القیمۃ)
(صحیح مسلم،کتاب اللباس،باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)
(سنن النسائی،کتاب الزینۃ،ذکر مایکلف اصحاب الصور یوم القیامۃ)

حدیث نمبر 5

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ۔

جوکوئی تصویر بنائے تو بیشک اللہ اسے عذاب کرے گا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور نہ پھونک سکے گا۔

(صحیح البخاری،کتاب البیوع باب بیع التصاویر،
(صحیح مسلم،کتاب البیوع ،باب تحریم صورۃ الحیوان)
(مسند احمد بن حنبل،عن ابن عباس رضی اللہ عنہ)
(سنن النسائی،کتاب الزینۃ ذکر مایکلف اصحاب الصور)

حدیث نمبر 6

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ان اشد اهل النار عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او امام جائر وھو لاء المصورون ولفظ احمد اشد الناس عذابا یوم القیمة رجل قتل نبیا او قتله نبی او رجل یضل الناس بغیر علم او مصور یصور التماثیل۔

بیشک روز قیامت سب دوزخیوں میں زیادہ سخت عذاب اس پر ہے جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا کسی نبی نے جہاد میں اسے قتل کیا یا بادشاہ ظالم یا جو شخص بے علم حاصل کئے لوگوں کو بہکانے لگے اور ان تصویر بنانے والوں پر۔

(المعجم الکبیر، حدیث ۱۰۴۹۷)
(حلیۃ الاولیاء، خثیمہ بن عبد الرحمن)
(مسند امام احمد بن حنبل، از مسند عبد اللہ بن مسعود)

حدیث نمبر 7

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احدو الدیه والمصورون وعالم لم ینتفع بعلمه۔

بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ ہے جو کسی نبی

کو شہید کرے یا کوئی نبی اسے جہاد میں قتل فرمائے یا جو اپنے ماں باپ کو قتل کرے اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جو علم پڑھ کر گمراہ ہو۔

(شعب الایمان، حدیث ۷۸۸۸)

حدیث نمبر 8

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سفر وقد سترت سھوۃ لی بقرام فیہ تمأثیل فلما راٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلون وجھہ وقال یا عائشۃ اشد الناس عذابا عنداللہ یوم القیمۃ الذین یضاھؤن بخلق اللہ وفی روایۃ للشیخین قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہ الکراھیۃ فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ فماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ فیقال لھم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکۃ وفی اخری لھما تناول الستر فھتکہ وقال من اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یشبھون بخلق اللہ۔

رسول اللہ ﷺ سفر سے تشریف فرما ہوئے تھے میں نے ایک کھڑکی

پر تصویر دار پردہ لٹکایا ہوا تھا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے اسے ملاحظہ فرما کر رنگ چہرہ انور کا بدل گیا اندر تشریف نہ لائے، ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ! میں اللہ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی ؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پردہ اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اے عائشہ! اللہ کے یہاں سخت تر عذاب روز قیامت ان مصوروں پر ہے جو خدا کے بنائے ہوئے کی نقل کرتے ہیں ان پر روز قیامت عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا یہ جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(صحیح البخاری، وصحیح مسلم، وسنن النسائی، مسند احمد بن حنبل)

حدیث نمبر 9

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل علیه الصلوٰة والسلام فقال لی مر برأس التماثيل يقطع فتصير كهيأة الشجرة و امر بالستر فليقطع فليجعل وسادتين منبوذتين توطأان هذا مختصرا۔

میرے پاس جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی

حضور! مورتوں کے لئے حکم دیں کہ ان کے سر کاٹ دیئے جائیں کہ پیڑ کی طرح رہ جائیں اور تصویر دار پردے کے لئے حکم فرمائیں کہ کاٹ کر دو مسندیں بنالی جائیں کہ زمین پر ڈال کر پاؤں سے روندی جائیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس باب فی الصور)

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی الملئکۃ لا تدخل بیتا)

حدیث نمبر 10

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی: انا لا ندخل بیتا فیه کلب وصورة۔ ہم ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، صحیح مسلم کتاب اللباس)

حدیث نمبر 11

حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی:

انها ثلث لم يلج ملك مادام فيها واحد منها كلب او جنابة

اوصورۃروح۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا کتا یا جنب یا جاندار کی تصویر۔

(مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ عنہ)

حدیث نمبر 12

حضرت امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولاصورۃ۔

رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق)

(صحیح مسلم، کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان)

(جامع الترمذی ابواب الادب باب ماجاء ان الملائکۃ لاتدخل بیتا)

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی الصور)

(سنن النسائی، کتاب الزینۃ التصاویر)

حدیث نمبر 13

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے:

صنعت طعاما فد عوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء فرأی تصاویر فرجع فقلت یا رسول اللہ ما رجعک بابی وامی قال ان فی البیت سترا فیہ تصاویر وان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ تصاویر۔

میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت کی حضور تشریف فرما ہوئے پردے پر کچھ تصویریں بنی دیکھیں، واپس تشریف لے گئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر نثار کس سبب سے حضور واپس ہوئے، فرمایا گھر میں ایک پردے پر تصویریں تھیں اور ملائکہ رحمت اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں۔

(سنن النسائی، کتاب الزینۃ التصاویر)

حدیث نمبر 14

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس چیز میں تصویر ملاحظہ فرماتے اسے بے توڑے نہ چھوڑتے۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، وسنن ابی داؤد، کتاب اللباس)

حدیث نمبر 15

حضرت حبان بن حصین سے روایت ہے:

قال لی علی رضی اللہ عنہ الا ابعثک علی مابعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لاتدع صورۃ الا طمستھا و لاقبرا مشرفا الا سویتہ۔

مجھ سے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمھیں اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے مامور فرما کر بھیجا کہ جو تصویر دیکھو اسے مٹا دو اور جو قبر حد شرع سے زیادہ اونچی پاؤ اسے حد شرع کے برابر کردو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب تسویۃ القبر)

(جامع الترمذی، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی تسویۃ القبر)

(مسند ابی یعلی، حدیث ۳۴۸)

بیت اللہ سے انبیاء علیہم السلام کی تصاویر کا خاتمہ

حدیث نمبر 16

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

قال کان فی الکعبۃ صور فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عمر بن الخطاب ان یمحو ھا فبل عمر رضی اللہ عنہ ثوبا و محاھا بہ فد خلھا صلی اللہ علیہ وسلم و ما فیھا منھا شیئ۔ وفی حدیثہ عند الامام الواقدی وکان عمر قد ترک صورۃ ابراھیم فلما دخل صلی اللہ علیہ وسلم راھا فقال یاعمر الم آمرک ان لاتدع فیھا صورۃ ثم رای صورۃ مریم فقال امحوا ما فیھا من الصور قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

حضرت جابر نے فرمایا کہ ایام جاہلیت میں کعبہ شریفہ کے اندر تصویریں تھیں، حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم فرمایا کہ تصویری نقوش مٹادو، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گیلے کپڑے کے ساتھ ان نقوش کو مٹا دیا اس کے بعد حضور اقدس ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو وہاں کوئی تصویری نقش موجود نہ تھا، اس سند میں امام واقدی کا یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں حضرت ابراہیم علیہم السلام کی تصویر چھوڑ دی تھی یعنی اسے نہیں مٹایا تھا۔ پھر جب اندر تشریف لے جا کر حضور صلی اللہ علیہ سلم نے اسے دیکھا تو ارشاد فرمایا اے عمر! کیا میں نے تمھیں حکم نہ دیا تھا کہ یہاں کوئی تصویر باقی نہ رہنے دو، پھر آپ نے سیدہ مریم کی تصویر دیکھی تو فرمایا یہاں جتنی بھی تصویریں ہیں ان سب کو مٹا دیا جائے اللہ ایسے لوگوں کو

برباد کرے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کرسکتے۔

(مسند احمد بن حنبل، از مسند جابر رضی اللہ عنہ)
(کتاب المغازی للواقدی، شان غزوۃ الفتح)

حدیث نمبر 17

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فامرنی فاتیتہ بماء فی دلو فجعل یبل الثوب ویضرب بہ علی الصور و یقول قاتل اللہ قوما یصورون ما لا یخلقون۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو مجھے حکم فرمایا تو میں پانی کا ڈول بھر کر لایا آپ خود بنفس نفیس اس پانی سے کپڑا تر کرنے لگے پھر ان تصویروں پر وہ بھیگا ہوا کپڑا رگڑتے ہوئے فرمانے لگے اللہ ایسے لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصویر کشی کرتے ہیں جنھیں وہ پیدا نہیں کرسکتے۔

(فتح الباری بحوالہ عمر بن شبہ کتاب المغازی)
(المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب العقیقہ)

حدیث نمبر 18

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ان المسلمین تجردوا فی الازر واخذوا الدلاء وارتجزوا علی زمزم یغسلون الکعبة ظهرها وبطنها فلم یدعوا اثر امن المشرکین الا محوه او غسلوه۔

مسلمانوں نے اپنی اپنی چادریں اتاریں اور ڈول میں آب زمزم بھر بھر کر کعبہ شریف کو اندرون و بیرون سے خوب دھونے لگے چنانچہ مشرکین کے تمام نشانات شرک دھو ڈالے اور مٹا دیئے۔

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب المغازی)

حدیث نمبر 19

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

انه قال دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم البیت فوجد فیه صورة ابراهیم وصورة مریم علیهما الصلوٰة والسلام فقال صلی اللہ علیه وسلم امالهم فقد سمعوا ان الملئکة لاتدخل بیتا فیه صورة۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ شریف

کے اندر تشریف لے گئے تو وہاں آپ نے حضرت ابراہیم اور سیدہ مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر پائیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل واتخذ اللہ ابراہیم)

ان احادیث کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ انھیں مٹادو۔ عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام چادریں اتار اتار کر امتثال حکم اقدس میں سرگرم ہوئے زمزم شریف سے ڈول کے ڈول بھر کر آتے اور کعبہ کو اندر باہر سے دھویا جاتا، کپڑے بھگو بھگو کر تصویریں مٹائی جاتیں، یہاں تک کہ وہ مشرکوں کے آثار سب دھو کر مٹادئے، جب حضور اقدس ﷺ نے خبر پائی کہ اب کوئی نشان باقی نہ رہا اس وقت اندر رونق افروز ہوئے، اتفاق سے بعض تصاویر مثل تصویر ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان رہ گیا تھا، پھر نظر فرمائی تو حضرت مریم کی تصویر بھی صاف نہ دھلی تھی حضور پرنور ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ایک ڈول پانی منگا کر بنفس نفیس کپڑا تر کر کے ان کے مٹانے میں شرکت فرمائی اور ارشاد فرمایا: اللہ کی مار ان تصویر بنانے والوں پر ہو۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

فی حدیث اسامۃ انہ صلی اللہ علہ وسلم دخل الکعبۃ فرأی

صورة ابراهيم فدعا بماء فجعل يمحوها وهو محمول على انه بقية تخفى على من محاها اولا۔

حضرت اسامہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو کچھ تصاویر انمٹی دیکھ کر پانی منگوایا اور انھیں اپنے دست اقدس سے خود مٹانے لگے، یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ بعض تصویروں کے کچھ نشانات باقی رہ گئے تھے جنھیں پہلی دفعہ مٹانے والا نہ دیکھ سکا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ انھیں مٹادیا۔

(فتح الباری، کتاب المغازی، باب این رکز النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرایۃ)

قبورِ اولیاء پر تصاویر کی ممانعت

حدیث نمبر 20

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

لما اشتكى النبى صلى الله عليه وسلم ذكر بعض نسائه كنيسة يقال لها مارية وكانت ام سلمة وام حبيبة اتتا ارض الحبشة فذكرتا من حسنها وتصاوير فيها فرفع رأسه فقال اولئك اذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على قبره مسجدا ثم صوروا فيه تلك الصور اولئك شرار خلق الله۔

حضور اقدس ﷺ کے مرض میں بعض ازواج مطہرات نے ایک گرجا کاذکر کیا جس کا نام ماریہ تھا اور حضرت ام المومنین ام سلمہ وام المومنین ام حبیبہ ملک حبشہ میں ہو آئی تھیں ان دونوں بیبیوں نے ماریہ کی خوبصورتی اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، حضور اقدس ﷺ نے سر اٹھا کر فرمایا یہ لوگ جب ان میں کوئی نیک بندہ نبی یا ولی انتقال کرتا ہے اس کی قبر پر مسجد بنا کر اس میں تبرکا اس کی تصویر لگاتے ہیں یہ لوگ بدترین خلق ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ باب الصلوٰۃ فی البیعۃ)

(صحیح مسلم، کتاب المساجد باب النہی عن بناء المسجد علی القبر)

محدث علی قاری رحمہ اللہ مرقاۃ المفاتیح میں لکھتے ہے:

فی المرقاۃ الرجل الصالح ای من نبی او ولی تلک الصور ای صور الصلحاء تذکیرا بھم وترغیبا فی العبادۃ لاجلھم۔

مرد صالح یعنی وہ نبی یا ولی فوت ہوجاتا اس کی تصاویر بناتے اور لٹکایا کرتے تھے ان کی یادگار اور ان کی وجہ سے عبادت میں رغبت دلانے کے لئے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب التصاویر)

حدیث نمبر 21

حضرت اسلم مولی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر

المومنین ملک شام کو تشریف لے گئے تو ایک زمیندار نے آ کر عرض کی: میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کرایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ قدم رنجہ فرمائیں کہ ہم چشموں میں میری عزت ہو۔ امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انا لا ندخل کنائسکم من اجل الصور التی فیھا۔

ہم ان کنیسوں میں نہیں جاتے جن میں یہ تصویریں ہوتی ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق، باب التماثیل)

(صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ باب الصلوٰۃ فی البیعۃ)

حدیث نمبر 22

حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا تو اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے ابن عباس! رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ میری روزی کا ذریعہ میرے ہاتھ کی کاریگری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں تصویریں بنایا کرتا ہوں۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تم سے وہی حدیث بیان کرتا ہوں جس کو خود میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک عذاب دیتا رہے گا جب تک کہ وہ اس تصویر میں روح نہ پھونک دے اور وہ

اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا۔ یہ حدیث سن کر وہ آدمی سخت لرزہ سے کانپنے لگا اور اسکا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم پر افسوس ہے اگر تم تصویر بنانا نہیں چھوڑ سکتے تو ان درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویر بناؤ جن میں روح نہیں ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر)

حدیث نمبر 23

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بے دیکھے ہوئے کوئی خواب گھڑ کر بیان کریگا تو قیامت کے دن اس کو یہ تکلیف دی جائے گی کہ وہ دو جَو کے درمیان گانٹھ لگائے اور وہ ہرگز اس کو نہ کر سکے گا اور جو کسی ایسی قوم کی بات کو کان لگا کر سنے گا جو قوم اس کو اپنی بات سنانا ناپسند کرتی ہے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلایا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب دیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکو اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہ پھونک سکے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمہ)

حدیث نمبر 24

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب پانچ شخصوں کو دیا جائے گا۔

(۱) جس نے کسی نبی کو قتل کر دیا (۲) جس کو نبی نے قتل کیا (۳) جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کر دیا (۴) تصویر بنانے والا (۵) وہ عالم جس نے اپنے علم سے کوئی نفع نہیں اٹھایا۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی برالوالدین)

حدیث نمبر 25

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت اور زانیہ کی اُجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے یعنی سود دینے والے اور گودنے والی اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔

(صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من لعن المصوّر)

مقدس ہستیوں کی تصاویر سے بت پرستی کی ابتداء

صحیح وصریح حدیثوں میں اس پر کیسی سخت سخت وعیدیں فرمائی گئیں اور یہ تمام احادیث عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں تو معظمین دین یعنی علماء ومشائخ کی تصویروں کو ان احکام خدا ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خارج کرنا محض باطل ووہم عاطل ہے بلکہ شرع مطہر میں زیادہ شدت عذاب تصاویر کی تعظیم ہی پر ہے۔ اور خود ابتدائے بت پرستی انھیں تصویرات معظمین سے ہوئی۔

قرآن عظیم میں جو پانچ بتوں کا ذکر سورہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر۔ یہ پانچ بندگان صالحین تھے کہ لوگوں نے ان کے انتقال کے بعد باغوائے ابلیس لعین ان کی تصویریں بنا کر ان کی مجلسوں میں قائم کیں، پھر بعد کی آنے والی نسلوں نے انھیں معبود سمجھ لیا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے:

ود و سواع ویغوث ویعوق ونسر اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا اوحی الشیطن الی قومھم ان انصبوا الی مجالسھم التی کانوا یجلسون انصابا وسموھا باسماھم ففعلوا فلم تعبد حتی اذا ھلک اولئک وتنسخ العلم عبدت ھذا

مختصراً۔

ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام ہیں جب وہ فوت ہوگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا کہ جہاں وہ بیٹھتے تھے وہاں ان کی مجالس میں ان کے بت نصب کرو اور ان کے نام لیا کرو، تو وہ ایسا ہی کرنے لگے، پھر اس دور میں تو ان کی عبادت نہیں ہوئی مگر جب وہ لوگ ہلاک ہوگئے اور علم مٹ گیا سابق لوگوں کے بارے میں جہالت کا پردہ چھا گیا تو رفتہ رفتہ ان مجسموں کی عبادت و پرستش شروع ہوگئی۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ودا و سواعا)

تصویر کے متعلق مسائل وفوائد

جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا، ناجائز ہے۔

نمازی کے سر پر یعنی چھت میں تصویر ہو یا محل سجود میں ہو، کہ اس پر سجدہ واقع ہو، تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

نمازی کے آگے، یا داہنے، یا بائیں تصویر کا ہونا، مکروہ تحریمی ہے، اور پس پُشت ہونا بھی مکروہ ہے، اگرچہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان

چاروں صورتوں میں کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے دہنے بائیں معلق ہو، یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو۔

اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں، تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے، جیسے پہاڑ دریا وغیرہا کی، تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو، مثلاً جوتیاں اُتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اسے روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانوں وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو، تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں، نہ اس سے نماز میں کراہت آئے، جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار)

اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو، مگر کپڑوں سے چھپی ہو، یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو، یا آگے، پیچھے، دہنے، بائیں، اوپر، نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے، یا پاؤں کے نیچے، یا بیٹھنے کی جگہ ہو، تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار)

تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو، کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

اگر تصویر کا سر کاٹا ہو مگر سر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے ہنوز جدا نہ ہوا، تو بھی کراہت ہے۔ مثلاً کپڑے پر تصویر تھی، اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار)

مٹانے میں صرف چہرہ کا مٹانا کراہت سے بچنے کے لیے کافی ہے، اگر آنکھ یا بھوؤں، ہاتھ، پاؤں جُدا کر لیے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو، تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی، تو اب نماز مکروہ نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو، اس پر پردہ نہ ہو، تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے، جب تصویر نمازی کے آگے قبلہ کو ہو، پھر وہ کہ سر کے اوپر ہو، اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو، پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردہ پر۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

صرف چہرے کی تصویر کا حکم

ذی روح کی تصویر کھینچنی بالاتفاق حرام ہے اگر چہ نصف اعلیٰ بلکہ صرف چہرہ کی ہی ہو کہ تصویر چہرہ کا نام ہے۔ امام طحطاوی رحمہ اللہ شرح معانی الاثار میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ الصورۃ الرأس یعنی سر کی تصویر کے لئے یہ حکم نہیں کیونکہ وہ جائز نہیں، اس لئے کہ تصویر چہرہ ہی کا نام ہے۔ اگر چہ ان کے پاس رکھنے میں خلاف ہے۔

اور صحیح و معتمد یہ ہے کہ ان کا بھی رکھنا حرام ہے جیسا پوری تصویر کا مگر جبکہ اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے یا ذلت وخواری کی جگہ مثلاً فرش پا انداز میں ہو یا چہرہ بگاڑ دیں کاٹ دیں محو کریں کہ ان صورتوں میں پوری تصویر بھی رکھنی جائز ہے یا ضرورت ومجبوری ہو جیسے سکہ کی تصویریں،

(شرح معانی الآثار، کتاب الکراہیۃ باب التصاویر فی الثوب)

تصویر کی خرید وفروخت کا حکم

تصویر کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں۔ علماء فرماتے ہیں: جو تصویر دار کپڑے بنائے بیچے اس کی گواہی مردود ہے۔

فی الھندیۃ عن المحیط عن الاقضیۃ اذا کان الرجل یبیع

الثیاب المصورۃ او ینسجہا لاتقبل شہادتہ۔

فتاویٰ ہندیہ میں محیط عن الاقضیہ کے حوالے سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص تصویروں والے کپڑے بنائے یا بیچے تو اس کی گواہی نامقبول ہے۔

(فتاویٰ ہندیۃ کتاب الشہادات الباب الرابع)

لاجرم علماء بتحریم مطلق تصریح فرمودہ اند مولاناعلی قاری علیہ الرحمۃ الباری درمرقات فرمود قال اصحابنا وغیرھم من العلماء تصویر صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانہ متوعد علیہ بھٰذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعہ فی ثوب اوبساط اودرھم اودینار او غیرذٰلک علامہ شامی درردالمحتار فرماید فعل التصویر غیرجائز مطلقا لانہ مضاھاۃ لخلق اللہ ھمدران ازبحر الرائق ست صنعتہ حرام بکل حال لان فیہ مضاھاۃ لخلق اللہ وسواء کان فی ثوب اوبساط اودرھم واناء وحائط وغیرھا۔

بلاشبہ اہل علم نے بلاقید مطلق تصویر کے حرام ہونے کی صراحت فرمائی ہے، چنانچہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ میں فرمایا ہمارے اصحاب اور دیگر علماء کرام نے فرمایا حیوانات کی تصویر بنانا شدید حرام ہے اور

یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہے کیونکہ اس پر شدید وعید آئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے خواہ کسی کپڑے پر تصویر بنائی جائے، کسی بچھونے پر بنائی جائے یا درہم و دینار اور سکے پر بنائی جائے یا ان کے علاوہ کسی بھی اور چیز پر تصویر کشی ناجائز، حرام اور شریعت کی خلاف ورزی کا ارتکاب ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح المشکوٰۃ، کتاب اللباس، باب التصاویر)

علامہ شامی ردالمحتار میں فرماتے ہیں تصویر بنانا مطلقاً جائز نہیں اس لئے کہ یہ اللہ کی تخلیق سے مشابہت ہے۔

اسی میں بحرالرائق سے نقل ہے کہ تصویر سازی ہر حال میں حرام ہے کیونکہ اس میں تخلیق الٰہی سے مشابہت ہے، خواہ یہ کام کپڑے پر ہو یا کسی اور چیز پر مثلاً بچھونا، درہم دینار، برتن، دیوار اور کاغذ وغیرہ۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ، مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیہا)

وچوں علت تحریم مشابهت بخلق الٰهی ست تفاوت نمی کند که بخامه کشند یاعکس رامنطبع سازند زیرا که علت همه جاحاصل ست سیدعالم صلی الله علیه وسلم فرمود اشدالناس عذابا یوم القیٰمة الذین یضاهون بخلق الله روز قیامت درسخت عذاب آناں باشند که مشابهت می کنند بآفرینش خداوند عزوجل رواه الائمة احمدو البخاری ومسلم والنسائی

عن اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا عبارات ردالمحتار حالا گذشت وھمدر انست علّۃ حرمۃ التصویر المضاھاۃ لخلق اللہ وھی موجودۃ فی کل ماذکر ایں حکم تصویر گری وصورت کشی ست۔

جب حرام ہونے کی علت اور وجہ بناوٹ الٰہی کے ساتھ مشابہت ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قلم سے تصویر بنائی جائے یا عکسی چھاپ سے، کیونکہ یہ علت سب جگہ موجود ہے۔

ابھی ردالمحتار کی عبارات گزری ہیں اور اسی میں یہ بھی ہے کہ تصویر کے حرام ہونے کی علت تخلیق الٰہی سے مشابہت ہے، اور یہ علت تمام مذکورہ صورتوں میں موجود ہے اور یہ حکم تصویر سازی اور تصویرکشی کے بارے میں ہے۔

توہین کی نیت سے تصویر کا حکم

تصویر کی توہین مثلاً فرش پا انداز میں ہونا کہ اس پر چلیں پاؤں رکھیں یہ جائز ہے اور مانع ملائکہ نہیں اگرچہ بنانا بنوانا ایسی تصویروں کا بھی حرام ہے کما فی الحلیۃ والبحر وغیرھما جیسا کہ حلیہ، بحرالرائق اور ان دو کے علاوہ دوسری کتابوں میں مذکور ہے۔

روپے پیسے کی تصویر کا حکم

جس چیز میں تصویر ہو اسے بلا اہانت رکھنا مگروہ ترک اہانت بوجہ تصویر نہ ہو بلکہ اور سبب سے جیسے روپے کو سنبھال کر رکھنا زمین پر پھینک نہ دینا کہ یہ بوجہ تصویر نہیں بلکہ بہ سبب مال، اگر سکہ میں تصویر نہ ہوتی جب بھی وہ ایسی ہی احتیاط سے رکھا جاتا، یہ بحال ضرورت جائز ہے جس طرح روپے میں کہ تکریم تصویر مقصود نہیں اور بے تصویر کا یہاں چلنا نہیں اور اس پر سے تصویر مٹائیں تو چلے گا نہیں۔ الضرورات تبیح المحظورات (ضرورتیں ممنوع کاموں کو مباح کر دیتی ہیں)

ڈاک ٹکٹ اور اسٹامپ کی تصویر کا حکم

اسٹامپ کی تصویریں اور ڈاک کے ٹکٹ، اگر ان کی تصویریں ایسی چھوٹی نہ ہوں کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھنے سے تفصیل اعضا ظاہر نہ ہو جیسے اشرفی، مہر، اس کے رکھنے کا ویسے ہی جواز ہے کہ اس کی تصویریں ایسی ہی چھوٹی ہیں اور بلا ضرورت داخل کراہت کہ اگرچہ ترک اہانت دوسری وجہ سے ہے مگر لازم تو تصویر کی نسبت بھی آیا حالانکہ ہمیں اس کی اہانت کا حکم ہے۔ تو ترک اہانت میں ترک حکم ہے اور ضرورت نہیں کہ حکم جواز لائے، چاقو

وغیرہ جو تصویریں ہوتی ہیں اسی حکم میں داخل ہیں اگر بڑی ہوں تو انہیں مٹا دے یا کاغذ وغیرہ لگا دے ورنہ مکروہ ہے۔ یہ بھی اس وقت کے رکھنے والے کو اس شے سے کام ہو تصویر مقصود نہ ہو ورنہ صورت سوم میں داخل ہوگا۔

خوبصورتی کے لیے جاندار کی تصویر لگانے کا حکم

ترک اہانت بوجہ تصویر ہی ہو مگر تصویر کی خاص تعظیم مقصود نہ ہو جیسے جہال زینت و آرائش کے خیال سے دیواروں پر تصویریں لگاتے ہیں یہ حرام ہے اور مانع ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کہ خود صورت ہی کا اکرام مقصود ہوا اگرچہ اسے معظم وقابل احترام نہ مانا۔

علماء و مشائخ کی تصاویر کی تعظیم کا حکم

جاندار چیزوں کی تصویر بنانا بنوانا اس کا رکھنا، اس کا بیچنا خریدنا حرام ہے۔ اور اسی طرح ان تصاویر کی عزت و تکریم کرنا بھی حرام ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مقدس ہستی کی کیوں نہ ہو۔

بالقصد تصویر کی عظمت وحرمت کرنا، اسے معظم دینی سمجھنا، اسے تعظیماً بوسہ دینا، سر پر رکھنا، آنکھوں سے لگانا، اس کے سامنے دست بستہ کھڑا ہونا، اس کے لائے جانے پر قیام کرنا، اسے دیکھ کر سر جھکانا وغیر ذلک افعال تعظیم

بجالانا یہ سب سے اخبث اور قطعاً یقیناً اجماعاً اشد حرام وسخت کبیرہ ملعونہ ہے اور صریح کھلی بت پرستی سے ایک ہی قدم پیچھے ہے اسے کوئی مسلمان کسی حال میں حلال نہیں کہہ سکتا اگرچہ لاکھ مقطوع یا صغیر یا مستور ہو۔

قصداً تعظیم تصویر ذی روح کی حرمت شدیدہ عظیمہ میں نہ کوئی تقیید ہے نہ کسی مسلمان کا خلاف متصور بلکہ قریب ہے کہ اس کی حرمت شدیدہ اس ملت حنفیہ کے ضروریات سے ہو تو اس کا استحسان بلکہ صرف استحلال یعنی جائز جاننا ہی سخت امر عظیم کا خطرہ رکھتا ہے۔

اسے تبرک کے طور پر رکھنا اس کے سبب نزول برکت جاننا اسے برزخ ٹھہرانا رب عزوجل تک وصول کا ذریعہ بنانا یہ سب وہی سخت اشد کبیرہ ہے اور عادۃً اس حالت میں اس کے ساتھ وہی افعال تعظیم بجالائیں گے جن کے حلال جاننے پر تجدید اسلام مناسب ہے۔

ہٰذا من فضل ربی